

توجہ!

نمبر 3440

ایک خطبہ

جمعرات، 7 جنوری، 1915 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ اسپرژن کی معرفت

میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیوٹنگٹن میں ارشاد ہوا

”اُس کی سنو۔“

متی 5:17

جب ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی صورت بدل گئی، تب روشن اور سایہ افکن بادل سے ایک آواز آئی، جو یوں فرماتی تھی: ”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔ اُس کی سنو۔“ یہ باپ کی آواز تھی جو اُس کے بیٹے کے بارے میں گواہی دیتی تھی — اُس کی ذات کی تصدیق، اُس کی خدمت کی آگاہی، اور تعلیم و شریعت جاری کرنے کے اُس کے اختیار کا اعلان۔ تم تصور کر سکتے ہو کہ اُس وقت جنہوں نے وہ آواز سنی، اُن پر کیسی لازم تھی کہ اُس کی سنیں۔

لیکن اب وہ ہم سے اوپر اُٹھا لیا گیا ہے۔ وہ اُس اعلیٰ جلال میں داخل ہو چکا ہے۔ وہ اب ہمارے کوچوں میں تعلیم نہیں دیتا، تو بھی گویا ہمارے درمیان موجود ہو کر ہم سے کلام کرتا ہے۔ اُس کے اقوال تحریری کلام میں ہم تک خطا سے مبرا طور پر پہنچانے گئے ہیں۔ اکثر جب رُوح القدس خُدا کے خادموں پر نازل ہوتا ہے، تو وہ ہمارے لیے مسیح کی آواز بن جاتے ہیں، اور جب وہی مبارک رُوح، جو تسلی دینے والا ہے، مسیح کی باتیں ہمیں یاد دلاتا ہے، کیا یوں نہیں معلوم ہوتا کہ خود یسوع ہماری جانوں سے مخاطب ہے؟ یہ نصیحت پرانی نہیں ہوئی، نہ ہی اُس کی تاثیر یا زندگی بخش طاقت کم ہوئی ہے۔ اب بھی باپ اپنے پیارے بیٹے کے بارے میں ہم سے فرماتا ہے:

”اُس کی سنو۔“

اُو اس مقدس حکم پر غور کریں۔ یہ تین چھوٹے چھوٹے الفاظ چار مختصر سوالات کو جنم دیتے ہیں: کیوں؟ کیا؟ کس طرح؟ کب؟

I

ہم کیوں اُس کی سنیں؟ :

یہی جواب کافی ہوتا اگر ہمارے پاس اور کوئی دلیل نہ بھی ہوتی، کیونکہ خود خُدا ہم کو حکم فرماتا ہے۔ یہ تاکید باپ کی طرف سے آتی ہے: ”اُس کی سنو۔“ بارہا ہمیں مسیح کی آواز سننے کا حکم دیا گیا ہے۔ خُدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہر پیامبر ہماری تعظیم اور توجہ کا مستحق ہے، پس سب سے عظیم پیامبر، عہد کا پیامبر، مسیحا، وہ جو بھیجا گیا، ہماری اقرار کی رسالت اور سرداری کا رسول اور سردار کابن کس قدر زیادہ اس عزت کا سزاوار ہے؟ کیا یہوواہ نے خود نہ فرمایا: ”یہ میرا بیٹا ہے؟“ مناسب تھا کہ بیٹے کو خادموں سے بڑھ کر توقیر ملے۔

اگر سینیٹر اور محب وطن، مشیر اور نبی تانکستان سے نکالے اور سنگسار کیے گئے، تو بھی بیٹے کی عزت کی جانی چاہیے تھی۔ اگر ان کی ہٹ دھرمی نے اُس کو تعظیم دینے سے انکار کیا، تو کم از کم اُن کے جھجکنے نے اُسے ذلت سے بچانا تھا۔ یقیناً وہ اتنی جسارت نہ کرتے کہ خود بیٹے کو باہر نکال دیتے۔ خُدا کے مسیح کی نہ سننے میں ایک دانستہ بغاوت ہے، دل کی گمراہی ہے، گناہ کی ایسی بولناکی ہے جس کے لیے الفاظ ڈھونڈنا دشوار ہے۔

باپ کی طرف سے مقرر اور ممسوح ہو کر، ہم سے ہمکلام ہونے، ہماری حالت سے مشاورت کرنے، اور ہمارے درمیان ہمارے عظیم و کریم فرمان روا کی مرضی اور منشا کو آشکار کرنے کے لیے وہ بھیجا گیا، پس اُس کی موجودگی کو نظر انداز کرنا یا اُس کے کلام کو نہ سننا اعلیٰ درجہ کی بغاوت اور گستاخی ہے۔

کیوں اُس کی سنیں؟ کیا تم یہ پوچھتے ہو؟ کیا خود ہمارے خُداوند یسوع مسیح سننے کے لائق نہیں؟ آسمان کے شہزادوں میں لاجواب، کیا وہ خُداوند خُدا نہیں؟ اور بنی آدم میں پاکیزہ، کیا وہ اپنی ماں کے جوہر سے انسان نہیں؟ یہ ہماری توجہ پر اُس کا دہرا

حق ہے۔ الوہیت سے درخشاں، انسانیت سے معمور، وہ ایسا کلام کرتا ہے جیسا کبھی کسی انسان نے نہ کیا، اعلیٰ الہامی پیغاموں کو عام تمثیلوں میں بیان کرتا ہے۔

اور کیا تم یہ نہ سنو گے کہ یہ خدا-انسان کیا فرماتا ہے؟ کیا وہ حکمت میں کامل نہیں، ارادے میں پاکیزہ نہیں، اور راستی میں بے عیب نہیں؟ اگر ہم اُس سے منہ موڑیں تو پھر کس کو سنیں گے؟ اُس کے پاس وہ سارے جلیل اختیارات ہیں جو ہماری وفاداری کا تقاضا کرتے ہیں اور اُس کی سیرت کی وہ دلکش خصوصیات ہیں جو ہماری محبت کو کھینچتی ہیں۔ اگر ہم یسوع ناصری کو نہ سنیں گے—جو حلیم، نرم مزاج اور فروتن ہے، اور ساتھ ہی راستباز، سچا اور دلیر ہے—تو پھر کس کی طرف کان لگائیں گے؟ اے بنی آدم! ایسا واعظ یا خطیب کبھی نہ ہوا جو تمہاری عزت و الثفات کے اس درجہ کا مستحق ہو جیسا کہ یسوع مسیح۔ ایسا کوئی فلسفی نہ تھا جس کے پاس ایسے اصول ہوں، نہ کوئی جسے ایسے بھید کھولنے کا اذن ہو—جیسے یہ مرد، خُدا کا بیٹا، مجسم حکمت۔

تم اُس کو کیوں نہ سنو گے جب کہ اُس کا پیغام تمہاری اپنی ذات، تمہاری موجودہ اور آئندہ بہبود، اور تمہارے سب سے سنجیدہ مفادات سے وابستہ ہے؟ جو خوشخبری وہ لایا ہے، اگر تم دھیان سے سنو، تو بے شمار برکات سے لبریز ہے۔ وہ تمہاری فریادیں دور کرنے، تمہاری تباہ کاریوں کو واپس پلٹانے، تمہاری جانوں کو فدیہ دینے، تمہاری فلاح کو یقینی بنانے، اور تمہاری نجات کو انجام تک پہنچانے آیا ہے۔

خُدا کی طرف سے سفیر بن کر وہ آیا ہے، نہ کہ کسی معمولی معاملے کو طے کرنے، نہ کسی چھوٹے جھگڑے کا فیصلہ کرنے، اور نہ ہی عارضی یا مقامی مشورے دینے کے لیے، بلکہ کامل اختیار کے ساتھ تاکہ دکھائے کہ گنہگار انسان اپنے خالق سے کیونکر صلح کر سکتا ہے، خطاؤں کی گندی سیاہی کیونکر دھل سکتی ہے، اور لال لال گناہ برف کی مانند سفید کیسے ہو سکتے ہیں۔ وہ بتانے آیا ہے کہ جہنم کی آتی ہوئی ہلاکت سے کیونکر بچا جا سکتا ہے اور آسمان کی میراث کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ ہمیں اُس ارفع مقام اور بابرکت معیت کے لیے تیار کرنے کو وہ ہماری بدکاریوں کو دھوتا اور ہمیں وہ الہی فطرت عطا کرتا ہے جس کے ذریعے ہم آسمانی جلال میں داخل ہوں۔

ایسا پیغام تو ہماری خود غرضی کو بھی متوجہ کرے اور ہماری آرزو کو مائل کرے کہ اُسے قدرو منزلت سے سنیں۔ اُس کی سنو۔ اے بیمار اور زخمیو! کیا تم طبیب کی آواز نہ سنو گے؟ اے مفلس مقروضو! کیا تم اُس جوبلی نرسنگے کی صدا نہ سنو گے جو اعلان کرتا ہے کہ تمہارے قرضے ادا ہو چکے اور تمہارے حقوق واپس مل گئے؟ اے آوارہ اور لاچار دربدر بھٹکنے والو! جو ان اجنبی سرزمینوں میں اپنی صحت، امن اور مسرت کھو چکے ہو، کیا تم اُس رہنما کی آواز نہ سنو گے جو تمہیں سلامت اپنے وطن پہنچانے آیا ہے؟

اے مایوس جانوالو! اُس نے تمہارے آگے ایک کھلا دروازہ رکھا ہے۔ اے بھوکے اور محتاجو! وہ تمہیں ضیافت پر بلاتا ہے—ایسی ضیافت جو ازلی محبت کی نعمتوں سے بھری ہوئی ہے۔ جب اُس کے ہونٹوں پر ایسے کلام ہیں اور ایسی مبارک خوشخبری، اور وہ بھی ایسے محتاجوں کے لیے، تو ہمارا خُداوند یسوع مسیح بجا طور پر سننے کا حق دار ہے۔

اور بھی ایک دلیل ہے جو تم میں سے بہت سوں کے لیے نہایت مؤثر ہونی چاہیے۔ ہم جو اپنے آپ کو اُس کے شاگرد کہتے ہیں، ہمیں کس شوق سے اُس کی سننی چاہیے۔ برسوں ہوئے ہم نے اُس کا آسان جوا اپنی گردن پر لیا، اور اُس کے نام کی حمد ہو کہ اُس نے ہمیں کبھی گراں نہ گزرا، اور نہ ہم اُس بار سے تھکے۔ وہ ہمارا مالک اور خُداوند ہے، پس اگر وہ ایسا ہے، تو ہمارا اصل مقام اُس کے قدموں میں ہے۔ یہ ہم سے برا اور جھوٹا کام ہوگا کہ ہم اُسے مالک کہیں اور اُس کی تعلیم پر ایمان نہ رکھیں۔

اگر ہم اُسے کہیں ”ربونی“ اور پھر کسی بشر—خواہ کوئی بزرگ قدیس جو مدت ہوئی گزر گیا یا کوئی جماعتی پیشوا جو اب تک زندہ ہے—کو اپنا سردار اور رہنما بنائیں۔ اگر پطرس ہمارا مالک ہے، تو اُسے یوں ہی کہیں۔ اگر کیلون ہمارا مالک ہے، تو اُسے اسی نام سے پکاریں۔ اگر ویسلی ہمارا مالک ہے، تو اُسے اپنا سردار کہیں۔ لیکن اگر ہم یسوع کے شاگرد ہیں، تو اُس کی پیروی کریں اور دوسروں کی صرف اسی حد تک پیروی کریں جس حد تک وہ مسیح کی پیروی کرتے ہیں۔ اُس کی سنو، اے شاگردو، اگر تم اُس کے شاگرد ہو۔

کیا تم اُس کے سپاہی بنو گے اور اُس کی قیادت سے جی پُراؤ گے؟ کیا اُس کے خادم ہونے کا دعویٰ کرو گے اور پھر اُس کے احکام کو توڑو گے؟ کیا تم جو کہتے ہو کہ وہ تمہارا سردار ہے اور اُس کی وردی پہنے ہو، اپنی وفاداری اور تابعداری دوسروں کو دے دو گے؟ نہیں، ہر اُس چیز کے نام پر جو سچی اور پاکیزہ، خوبصورت اور نیک نام ہے، یہ شرمندگی ہر ایماندار کے ضمیر میں کانٹے کی مانند چبھے گی۔ تم اُسے ”مالک اور خُداوند“ کہتے ہو، اور اچھا کہتے ہو، کیونکہ وہ ایسا ہی ہے، لیکن اپنے آپ کو اُس کا سچا شاگرد ثابت کرو کہ اُس کی سنو۔

اور جو باقی ہیں—(میرا دل دکھتا ہے کہ مجھے ”باقیوں“ کی بات کرنی پڑے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہاں ایسے لوگ موجود ہیں) —جو اُس کے شاگرد نہیں، اُن کے لیے بھی ایک دلیل ہے، جو اگر اب نہ سننے گی، تو بعد کو ضرور سننے گی۔ تمہیں فضل کے دن میں اُس کی سننی ہوگی، ورنہ عدالت کے دن اُس کی سنو گے اور ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو گے۔ کیا تم مسیح کی سننے سے انکار کرتے ہو؟ کہیں اور کوئی رحمت کی خوشخبری نہیں۔ ”دیکھو کہ اُس کی نہ ٹالو جو کلام کرتا ہے، کیونکہ اگر وہ نہ بچ سکے جنہوں نے زمین پر کلام کرنے والے کی نہ سنی، تو ہم کیسے بچ سکیں گے اگر اُس سے منہ موڑیں جو آسمان سے بولتا ہے؟“

اے گناہگارو، نجات دہندہ کی آواز سنو! اے بھٹکنے والو، اپنے چرواہے کی آواز سنو! اے مرنے والو، طبیب کی آواز سنو! اور میں یہ بھی کہوں گا: اے مردو، عظیم زندہ کرنے والے کی آواز سنو، کیونکہ وقت آ گیا ہے کہ جو قبروں میں ہیں وہ ابنِ آدم کی ”آواز سنیں گے اور جو سنیں گے وہ زندہ ہوں گے۔“ اُس کی سنو۔

یوں عام دلائل کے ساتھ جو سب کے لیے موزوں ہیں، اور خاص دلائل کے ساتھ جو ایمان والوں اور بے ایمانوں کے لیے مناسب ہیں، ہم تمہارے سامنے چند اسباب رکھتے ہیں کہ کیوں اُس کی سننی چاہیے۔

ہمارا دوسرا کلمہ یہ ہے:

## II

کیا؟ :

ہمیں کیا سننا ہے؟ ”اُس کی سنو۔“ مسیح کی ذات کی بابت بہت کچھ سننا ہے، مسیح کے اعمال کی بابت بہت کچھ سننا ہے، مسیح کے دکھوں کی بابت بہت کچھ سننا ہے، اور مسیح کی خدمتوں کی بابت بہت کچھ سننا ہے۔ لیکن ساری مکاشفہ کی معموری اُسی کی ذات میں مجسم ہے۔ دنیا میں جو سب سے عظیم خطبہ کبھی سنایا گیا، اُس سے کہیں بڑھ کر کلام مجسم ہے۔ وہ خُدا کا ظہور ہے، باپ کے جلال کی شعاع اور اُس کی ذات کا کامل نقش۔ اگر تم خُدا کو جاننا چاہتے ہو تو مسیح کو جاننا ہوگا۔ ”جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا“ (یہ اُس کی اپنی گواہی ہے)۔

یسوع کی سیرت میں خُدا کی سیرت ایسی ہے مثالِ پاکیزگی کے ساتھ منعکس ہوتی ہے کہ ناقابلِ بیان ہے۔ جو اُن دیکھے خُدا کو نہ دیکھ سکتا، وہ اُس میں ایمان کی نظر سے اُسے دیکھتا ہے—اور یہ نظر طبعی حواس سے کہیں آگے دیکھتی ہے۔ لا محدود کبھی ہماری محدود عقل کی سطح پر نہیں آ سکتا کہ ہم اُسے پوری طرح سمجھ لیں، تو بھی مسیح کی حضوری میں ہم لا محدود کا شعور پاتے ہیں۔ وہ ہمارے لیے ایسا ہی محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی پہاڑ جس پر چڑھا نہیں جا سکتا، لیکن جس کے سایہ میں پناہ ضرور لی جا سکتی ہے۔

جب ہم مسیح کو دیکھتے اور اُس کی آواز سنتے ہیں، ہم اُن لوگوں کی مانند ہوتے ہیں جو بے کنار سمندر کو تکتے ہیں، جس میں ہماری غریب عقل کے لیے لا محدود عکس میں نمایاں ہوتا ہے، کیونکہ جہاں تک نظر جاتی ہے کوئی کنارہ نہیں، کوئی ساحل نہیں، اور اُس کے کلام اُس بحرِ عظیم کی طرح گونجتے ہیں جو وقت کی سرحدوں اور ابدیت کی حدود سے ماورا ہے۔ وہ خُدا کی حکمت اور خُدا کی قدرت ہے۔

اُسے سنو، پس اُسے سنو۔ اُس کی آواز تمہارے کانوں پر بحر کی موسیقی کی مانند پڑے، اُس دِلنواز منادی میں: ”اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو، میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دوں گا۔“ یا اُس کی اُس وجدِ آفری صدا میں: ”اور جب میں ”زمین پر سے اُٹھایا جاؤں گا تو سب کو اپنی طرف کھینچوں گا۔“

اُسے سنو، میں کہتا ہوں، اُسے سنو۔ جس طرح بہت سا پانی شور مچاتا ہے، جس طرح موجوں کا نغمہ گونجتا ہے، اسی طرح سنو ”یہ صدا: ”خُدا مسیح میں تھا اور دنیا کو اپنے ساتھ میل کر رہا تھا۔“

مسیح کو اُس بچے کی مانند دیکھو جو باپ کے کام میں مشغول رہنا چاہیے، اور اُس مرد کی مانند جو دن کے ہوتے باپ کے کاموں کو پورا کرنا چاہیے۔ اُسے اُستاد اور رہنما کی صورت میں جانو، اُس کی خدمت کے شوق کو دیکھو اور اُس کے دُکھ سہنے کے جذبے پر غور کرو۔ پھر اگر شاعروں کو خوشی ہو کہ وہ ”قدرت“ کے گیت گائیں تو گائیں، اگر وہ اُسے ”وہ باریک پردہ کہیں جو آدھا چھپاتا اور آدھا خُدا کا چہرہ اور اُس کی صورت آشکار کرتا ہے“ کہنے میں خوش ہوں تو کہتے رہیں۔

لیکن اے مسیح کے ماننے والو، تم میرے گواہ بنو کہ مسیح کا وہ سادہ قصہ کہ وہ بنی آدم کے درمیان رہا، جسے ہم بار بار سننا چاہتے ہیں اور مزید گہرائی سے سمجھنا چاہتے ہیں، خُدا کی صفات کو ایسی واضح باتوں اور کاموں سے ظاہر کرتا ہے—رحمت

اور شفقت، صبر اور حلم، محبت اور تعجب خیزی—جو سورج کی روشنی اور چاندنی راتوں سے کبھی نہ سیکھ سکو گے، اگرچہ تمہاری زندگی ستر برس سے بھی زیادہ کیوں نہ ہو۔

لیکن خاص طور پر خُدا کو یسوع کی موت میں دیکھو۔ وہاں الہی عدالت کی چمک کو دیکھو، کیونکہ وہ اپنی تلوار بیدار کرتا ہے تاکہ اُسے عظیم چرواہے کے دل میں پیوست کرے، تاکہ بھیڑیں اُس کی دھار سے بچ جائیں۔ وہاں خُدا کی محبت کو دیکھو جس نے اپنے بیٹے تک کو نہ چھوڑا۔ دیکھو کہ صلیب پر خُدا کی سب صفات کیسے حیرت انگیز طور پر جمع ہو گئیں، اُس یسوع مسیح کی زخمی ہستی میں، جو باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اُسے سنو۔

اور اب کیا تم اُس کی بات سنتے ہو جب وہ تاروں سے پار نکل کر موتی کے پہاڑوں میں داخل ہوتا ہے تاکہ اپنی حق دار تاج پوشی کو سنبھالے؟ اُوہ ہم وہاں اُس کی سنیں اور سمجھیں کہ وہ اُن سب کو کامل نجات دینے کے قابل ہے جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں، کیونکہ وہ ہمیشہ زندہ ہے تاکہ ہماری شفاعت کرے۔ اُس کی عروج کی صدا سنو، جو اعلان کرتی ہے اُن کی راستبازی کا جن کے لیے وہ مر گیا اور جی اُٹھا، اور اُن کی ابدی کاملت کی ضمانت دیتی ہے جن کے لیے اُس کا خون بہا:

”کیونکہ اسی آدمی نے اُن کو جو مقدس کیے گئے ہیں، ایک ہی قربانی سے ہمیشہ کے لیے کامل کر دیا ہے۔“

اُسے سنو۔

اُس کی اپنی ذات، اور جو کچھ اُس سے منسلک ہے، سب بلند آواز میں اعلان کرتا ہے۔ سنو کہ خُدا اُس کے وسیلہ سے تم سے کیا فرماتا ہے۔ آہ! کاش ہم خُداوند یسوع مسیح کی طرف اور زیادہ متوجہ ہوتے، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ہم میں سے اکثر اپنے نجات دہندہ پر غور کرنے میں نہایت سطحی ہیں۔ ہم محنت نہیں کرتے کہ ”تمام مقدسوں کے ساتھ سمجھیں کہ کیا بلندی اور گہرائی ہے۔“ خُدا بہرے کانوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگرچہ اُس کے لہجے اُس وقت جب وہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے بولتا ہے، موسیقی سے کہیں زیادہ شیریں ہیں، پھر بھی اُس نے جو کچھ ہم سے کہا ہے اُس کا بڑا حصہ تم میں سے بہت سوں نے اب تک نہ سمجھا۔

اے عزیزو، میں تمہیں یاد دلاؤں کہ خُداوند یسوع کی کلام کرنے کی کئی صورتیں ہیں—کئی طرح کے اظہار۔ بعض اوقات وہ تعلیم دیتا ہے۔ وہ عظیم معلم شریعت ہے، اور اُس نے اپنے رسولوں کی زبان سے بھی کلام فرمایا ہے، جیسا کہ اپنی زبان مبارک سے۔ جو حق اُس کے نام میں ظاہر ہوا، جیسے معجزے اُس کے نام میں ہوئے، اُن پر اُس کے اعلیٰ اختیار کی مہر ثبت ہے۔ پس وہ خلاصہ مسیحی تعلیم جو پولس رسول کو رُوح القدس کی تحریک سے بیان کرنے کو ملا، دراصل مسیح کی زندگی کا سادہ نتیجہ تھا، اُس کی باتوں اور کاموں کا تفسیرانہ کلید۔

کیا تم نے اناجیل میں پڑھا کہ اُس نے باپ کی فرمانبرداری کی؟ رسائل میں تم پڑھو گے کہ وہ فرمانبرداری اُن سب کے لیے راستبازی ٹھہری جو ایمان لائے۔ کیا تم اناجیل میں خُداوند یسوع کی مفصل سوانح پاتے ہو؟ رسائل تمہیں بتائیں گے کہ اُس کی موت ہمارے گناہوں کے کفارہ تھی۔ کیا اناجیل تمہیں اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی شہادت دیتی ہیں؟ رسائل تمہیں یقین دلائیں گے کہ وہ ہماری راستبازی کے لیے زندہ کیا گیا۔ کیا تم اناجیل میں پڑھتے ہو کہ وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا؟ رسائل تمہیں سکھائیں گے کہ وہ ہمیشہ زندہ ہے تاکہ ہماری شفاعت کرے۔ ہمیں لازم ہے کہ اپنی الٰہیات ساری کتاب مقدس سے حاصل کریں۔

جہاں، جب اور جس کسی کے ذریعہ مسیح ہم سے کلام کرے، اُسے سنیں۔ بے آمیز الٰہیات کا چشمہ خُدا کا کلام ہے۔ ہم اُس وقت خطا کرتے ہیں جب اپنے عقیدہ کو انسان کی تراشی ہوئی تعلیمات پر باندھتے ہیں۔ عقائد نہایت مفید ہیں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ کبھی ترک نہ ہوں گے۔ درحقیقت وہ کبھی ترک ہو بھی نہیں سکتے، کیونکہ ہر انسان کے پاس کوئی نہ کوئی عقیدہ ہوتا ہے، چاہے وہ مانے یا نہ مانے۔ یا تو اُس کا عقیدہ معقول ہوتا ہے یا نامعقول۔ لیکن ہمارا عقیدہ کسی عظیم کلیسائی اجتماع کے مسلمات یا کسی عالم کے نظریات پر مبنی نہ ہو، اور نہ ہی ”جدید خیالات“ کی عکاسی ہو جو بے ایمانی سے بھرے ہیں، بلکہ وہ سچائیاں ہوں جو ہم نے براہِ راست خُدا کے کلام سے حاصل کی ہیں۔

اور بے شک، جب آدمی الٰہیات پر مناظرے پڑھتا ہے تو اکثر اُس کا دل داؤد کی طرح کہتا ہے: ”آہ! کوئی مجھے بیت لحم کے اُس کنوئیں کا پانی پلاتا جو پھاٹک کے اندر ہے! آہ! کاش میں کنوئیں کے سرچشمے سے پانی پی سکتا—خود صحیفے سے!“ اور اے میرے بھائیو، تم بھلا کرتے ہو اگر تمہارا واحد معلم الٰہیات خود مسیح ہے، اور اگر وہی تمہاری تمام الٰہیات کا منبع ہے، کیونکہ درحقیقت آسمان کے نیچے کبھی کوئی اور جسم الٰہیات نہ تھا سوا یسوع مسیح کے۔ میری تعلیم وہی ہو جو مسیح نے سکھائی۔ میرے ایمان کی دلیل یہ ہو کہ اُس نے یوں فرمایا۔ میں اُس کے قدموں میں بیٹھ کر اُس سے سیکھوں، اور اُسی کو اپنا اختیار جانوں۔ اگر میں اپنی دلیل اُس حقیقت سے لوں کہ اُس نے فرمایا ہے، تو مجھے اور کسی دلیل کی حاجت نہ ہوگی۔

لیکن خُداوند کا کلام ہمیشہ تعلیم کی صدا نہیں ہوتی، کبھی وہ حکم کی صورت میں بلند ہوتی ہے۔ خُداوند یسوع مسیح نے اپنی قوم کو بہت سے قطعی احکام دیے ہیں۔ ہم میں کچھ لوگ ہیں—اور یہ اقرار ہمیں رنجیدہ کرتا ہے—جو اُس کی تعلیمات کے زیادہ

شیدائی ہیں، لیکن اُس کے احکام کو کم عزیز رکھتے ہیں۔ وہ بڑی رغبت سے اُن واعظوں کو سنتے ہیں جو فضل کی بیش قیمت تعلیمات اور عہد کی شیریں وعدوں کو بیان کرتے ہیں، جیسے کہ ہم سب کو کرنا چاہیے، لیکن جب احکام اور عملی ذمہ داریوں کا ذکر آتا ہے تو وہ ٹھوکر کھاتے اور ڈرتے ہیں کہ شاید خطبے میں شریعت کی سی کڑواہٹ ہو اور انجیل کی شیرینی کم۔ شاید بعض اوقات ایسے اندیشے درست بھی ثابت ہوئے ہوں۔

تاہم، اے بھائیو، ہمیں ہمیشہ نصیحت کی بات کو خوشی سے برداشت کرنا چاہیے اور جس طرح مسیح سے مفت نعمتیں لینے میں مسرت ہے، اسی طرح مسیح کے حکم بجا لانے میں بھی شادمان ہونا چاہیے۔ اُس ماں کا قول جو عروسی دعوت میں خدمت گاروں سے مخاطب ہوئی، ہم سب کے لیے عمدہ نصیحت ہے۔ اُس نے خدمت گاروں سے کہا:

”جو کچھ وہ تم سے کہے، وہی کرنا۔“

کیا مسیح نے حکم دیا ہے کہ دنیا سے الگ ہو جاؤ؟—تو الگ ہو جاؤ اور باہر نکل آؤ۔ کیا مسیح نے حکم دیا ہے کہ صلیب اٹھاؤ اور لشکرگاہ کے باہر چلو؟—تو خوشی سے اپنی صلیب اٹھاؤ اور لشکرگاہ سے باہر اُس کی پیروی کرو۔ کیا مسیح نے کردار کی راستی اور زندگی کی پاکیزگی کا حکم دیا ہے؟—آہ! کاش ہم پہلی میں بے الزام ہوں اور دوسری میں نمونہ ہوں۔ کیا اُس نے محبت اور بھائیوں کے لیے شفقت اور بنی نوع انسان کے لیے عملی بھلائی کا حکم دیا ہے؟—تو ہمیں دونوں کو دل سے عزیز رکھنا اور انہماک سے بجا لانا چاہیے۔

کیا وہ ہم کو حکم نہیں دیتا کہ ہم زیادتیوں کو معاف کریں، صلح جو طبیعت کو ظاہر کریں؟ — تو آؤ ہم سوسائٹی کی سب تعلیمات سے بڑھ کر درگزر اور تحمل کو اختیار کریں، اپنے خُداوند کے جلیل نمونہ سے تحریک پاکر، اور اُس کے منہ کی شریعت کے تابع ہوکر۔ کیا تم اُس مبارک یسوع کو اپنا خُداوند اور استاد کہہ کر پکارتے ہو؟ ”اُس کی سنو۔“ اُس کی تعلیم کی طرح اُس کے احکام پر بھی توجہ دو۔

اکثر وہ رہنمائی کے طور پر ہم سے کلام کرتا ہے۔ اگر ہم سادگی اور اخلاص سے مسیح کی ہدایت کی پیروی کریں تو ہماری زندگی کتنی دانشمندانہ ترتیب پائے! ہم اکثر معمولی باتوں میں بڑی بھولیں کرتے ہیں، اس لیے کہ ہم گمان کرتے ہیں کہ سیدھی راہوں میں ہم اپنی رہنمائی آپ کرسکتے ہیں۔ بہت سے آدمیوں نے مشکل راستوں میں کامیابی پائی کیونکہ انہوں نے دل سے دعا کی، اور دعا کے جواب میں انہوں نے اُن تنگ راہوں کو ڈھونڈ نکالا جو دلدل اور چٹانوں کے بیچ سے گزرتی ہیں۔

لیکن دوسری بار وہی آدمی اسرائیل میں نادانی کرتا ہے، کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ راہ ہموار ہے اور اُسے الٰہی رہنما کو ساتھ لینے کی حاجت نہیں۔ پس ہم ہر امر میں، چھوٹے بڑے سب میں، مسیح سے مشورہ لیں، اور جب ایک بار اُس کی مرضی جان لیں تو پھر دوبارہ کچھ سوچنے کی حاجت نہ رہے۔ ہمارا کام نہ دلیل بازی کرنا ہے نہ سوال اٹھانا، بلکہ اگر ضرورت ہو تو نقصان اٹھانا اور بدنامی برداشت کرنا ہے، جب ہم نے اُس کا حکم پالیا ہو۔

مسیحی کا فرض بھی سپاہی کی مانند ہے — اطاعت کرنا۔ خواہ کرنا ہو یا مرنا ہو، لازم ہے کہ وہ اپنی رائے اپنے سردار کے قدموں میں ڈال دے۔ اُس کی عقل اُسی وقت سب سے درست ہوتی ہے جب وہ اپنے قائد کی فرمانبرداری کرے، کسی بات پر معترض نہ ہو، اور حکم یا ممانعت کے مطابق فوراً فیصلہ کرے۔ اُس کی ہدایت کو اپنا نقشہ بنا کر اُس کی رہنمائی کو سننے کے لیے تیار رہو۔

اور کسی اور بات کی کمی بھی نہیں۔ اکثر اور بار بار، اُس کے نام کو مبارک ہو، مسیح ہمیں تسلی کا کلام عطا فرماتا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ بعض شاگرد ان شیریں تازگیوں پر کان نہیں دھرتے۔ ہم بعض ایسے لوگوں کو جانتے ہیں جو اس قدر پڑمردہ اور روح میں شکستہ ہیں کہ ”اُن کی جان ہر کھانے سے بیزار ہے اور وہ موت کے دروازوں تک پہنچ گئے ہیں۔“ زبور نویس کہتا ہے: ”میری جان تسلی کو رد کرتی ہے،“ اور بعض لوگ اسی حال میں پڑے ہیں۔

لیکن اے عزیزو، جب یسوع تسلی فرمانے کو مائل ہوتا ہے تو اُس حکم کی اطاعت کرنا عقلمندی ہے: ”اُس کی سنو۔“ اگر میں اپنے باپ کے وعدے یا بھائی کے وعدے پر یقین نہ بھی کر سکوں، تو بھی اپنے نجات دہندہ کے وعدے پر ضرور یقین کرنا ہوگا۔ وہ فریب نہیں دے سکتا۔ وہ چالوسی کے کلمات نہیں کہے گا۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ جھوٹی تسلیوں سے مجھے بھلائے، تصویر کا ”روشن رُخ دکھائے اور تاریک سائے چھپا لے۔ اوہ، ہرگز نہیں! اُس نے خود فرمایا: ”اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تم سے کہہ دیتا۔“

وہ جو فرماتا ہے اُس میں کامل صفائی ہے۔ جو کچھ ہمارے لیے جاننا مفید ہے، وہ اُس سے کچھ نہیں چھپاتا۔ وہ بذاتِ خود شفاف حق ہے۔ جب وہ مجھ سے اور تم سے فرماتا ہے: ”تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں،“ تو کیا ہم اپنے خوف دور نہ کریں، اپنے ایمان کو تازہ نہ کریں، اُن مکانات پر بھروسہ نہ رکھیں اور اُن کی آرزو نہ کریں؟

اور اگر وہ ہم سے فرماتا ہے (جیسا کہ وہ فرماتا ہے): ”میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے دستبردار ہوں گا،“ اور اگر وہ اعلان کرتا ہے: ”میں اپنی بھیڑوں کو ابدی زندگی دیتا ہوں، اور وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا،“ تو کیا ہمیں اُس کے صاف کلام پر پورا بھروسہ نہ کرنا چاہیے؟ کیا ہم اُس کی گواہی پر اس لیے شک کریں گے کہ وہ حد سے زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے؟ کیا یہ ہمیں اُس مشہور قول کی یاد نہ دلانے جو خُداوند نے اپنے خادم یسعیاہ کی معرفت فرمایا: ”جیسے آسمان زمین سے بلند ہیں، ویسے ہی میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں؟“

اوہ! کان لگاؤ اے غمگین و بے تسلی دل والو، مجھے تعجب نہیں کہ تم دنیوی سکونت دینے والی باتوں کو رد کرتے ہو، لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم ان آسمانی دواؤں سے کیوں محروم رہتے ہو۔ وہ تیل اور مے جو یسوع لاتا ہے شفا دینے والے اور تندرست کرنے والے ہیں۔ وہ مرہم جو وہ تم پر لگاتا ہے تمہارے زخموں کو اور نہ بڑھائے گا بلکہ تمہاری بیماری کو چنگا کرے گا۔ اُس کی فیاض شفقت کو قبول کرو۔ مسیح کا رُوح کبھی غلط طریقے سے تسلی نہیں دیتا۔ شادمان ہو کہ اُس نے اپنا رُوح عطا کیا اور اب بھی صیون کے ماتم کرنے والوں سے رُوح کے وسیلہ بات کرتا ہے۔

میں ان اور ان جیسے خیالات پر مزید بھی ٹھہر سکتا ہوں۔ جب خُداوند تمہیں خبردار کرنے کے لیے فرماتا ہے: ”آنے والے غضب سے بھاگ نکلو،“ تو ”اُس کی سنو۔“ جب وہ نصیحت یا دعوت کے طور پر فرماتا ہے: ”اے سب محنت اٹھانے والو اور ”بوجھ سے دبے ہوئے لوگو، میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دوں گا،“ تو پھر ”اُس کی سنو۔“

اگر اُس کی صدا تمہاری جان کے لیے کچھ سخت معلوم ہو اور تمہارا جسم اُس سے نفرت کرے، پھر بھی ”اُس کی سنو۔“ اُس کے لب سوسن کی مانند ہیں جو خوشبو دار مُر ٹپکاتے ہیں—ہمیشہ خوشبو دار اور شفا بخش۔

اوہ! اُس پر دھیان دو۔ اُس کی مدہم ترین آواز کو بھی پکڑ لو۔ اُس کے کلمات کو خزانہ جانو۔ اپنی تختیاں نکالو اور جو وہ کہے لکھ لو، لیکن تمہاری تختیاں تمہارے دل کا بہترین گوشت ہوں جو نئی پیدائش کی قدرت سے نرم ہوا ہو۔ رُوح القدس سے دعا کرو کہ تمہاری جانوں پر لکھے، تمہارے دلوں پر گہرا کندہ کرے، جو کچھ یسوع مسیح تم سے فرمائے۔ یہی ہے جو ہم چاہتے ہیں کہ ”تم سنو:“ اُس کی سنو۔

تیسرا لفظ جس پر کچھ گزارشات اکٹھی ہونی تھیں یہ ہے

### III

کیسے؟ :

کیسے ہم اُس کی سنیں؟

ہم نے تم پر ظاہر کیا کہ وہ مقدس کلام میں کلام کرتا ہے، اپنے بھیجے ہوئے خادموں کے ذریعہ بولتا ہے، اور اپنے مقدس روح کی معرفت اپنے لوگوں کے دلوں میں بات کرتا ہے۔ پھر ہم اُس کی کیونکر سنیں؟ بے شک لازم ہے کہ ہم نہایت تعظیم سے اُس کی بات کو کان لگا کر سنیں۔ اُوہ ہم پر اُس حق کی توقیر کریں جو کلام مقدس میں ہم تک پہنچا ہے، اس پاک اختیار کی بنا پر جس کے ساتھ وہ ہم تک آتا ہے۔

ہر راست خیال رکھنے والا ذہن اس بات پر صدمہ محسوس کرے گا کہ کس طرح خُدا کے کلام کے بعض حصوں کو بے فکری سے اور بعض اوقات گستاخی سے برتاؤ کرتے ہیں۔ اے بھائیو! میں یقین رکھتا ہوں کہ خُدا کے گھر کی چھوٹی سے چھوٹی بات کو ہلکا سمجھنے کی عادت بہت گناہ آلود ہے، اور میں جانتا ہوں کہ اس نے کلیسیا میں بہت فساد پیدا کیا ہے۔

مجھے یاد ہے میں نے ایک خادم کو ہیٹسمہ کی بحث پر ہنسی مذاق کرتے سنا۔ جب اُس نے کہا کہ اُس کی نظر میں ہیٹسمہ کی کوئی قدر نہیں اور وہ اس پر دو کوڑی بھی نہ دے گا، تو میرے بدن میں کپکپی دوڑ گئی۔ کیا کوئی ہیٹسمہ نہیں ہے جو خُداوند کے حکم سے مقرر ہوا؟ کوئی نہ کوئی ہیٹسمہ تو ہے ہی جو مسیح نے فرض کیا ہے۔ خُدا کرے میں کبھی اُس پر تمسخر نہ کروں۔

اگر تم سننے والے ہو کر اُس کسی رسم کو جو خُداوند نے مقرر کی ہے بے وقعت جانو، تو کہاں ہے تمہاری وفاداری ابنِ خُدا کے ساتھ؟ اگرچہ تم اس بات کو معمولی سمجھو، مگر جس نے یہ ہمیں سکھائی، وہ اُس کی گہرائی سے واقف تھا، کیونکہ اُس نے فرمایا: ”پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے احکام میں سے کسی کو توڑے اور آدمیوں کو بھی ویسا ہی سکھائے، وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔“

تم نے پرانے احکام کی جگہ ایک نیا محاورہ گھڑ لیا ہے کہ "آسمان میں کوئی فرقہ نہیں ہوں گے۔" اور پھر تم اُس پر ایک تفسیر بھی گھڑ لیتے ہو: "یہ باتیں واقعی غیر اہم ہیں اور محبت و یکجہتی کو بڑھانے کے لیے ان سب کو نظر انداز کرنا چاہیے۔" نہیں، صاحبو! جن باتوں کو تم اتنی سہولت سے ہلکی جانتے ہو، وہ افق پر محض ذرا سا دھبہ نہیں، بلکہ آسمان کے فلک میں وہ چراغ ہیں جو دن کو رات سے جدا کرتے ہیں۔ ان کو اپنی راہوں کے لیے نشانات اور موسم بنالو۔

ایک کہتا ہے: "یہ نجات کے لیے ضروری نہیں۔" اگر یہ بات ہو بھی، تو میں جواب دوں گا کہ یہ مسرتِ خداوند پانے کے لیے ضروری ہو سکتی ہیں۔ کیا تم خادم ہو کر جان بوجھ کر قصور کرو گے اس لیے کہ سزا صرف یہ ہے کہ ملامت ہوگی، برخاستگی نہیں؟ کیا تم مسیح کے مکتب کے شاگرد ہو کر اُس کے احکام توڑو گے اس لیے کہ تمہیں صرف جماعت کے آخر میں بٹھایا جائے گا، اور کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ تم نکال دیے جاؤ گے؟ اے مسیحی کہلانے والو! کیا تمہارا یہ حال ہے کہ جہنم سے بچ جانا ہی تمہارا سب کچھ ہے؟ کیا تمہاری روح اس قدر حقیر اور خستہ حال ہے کہ محض نجات کی تمنا پر تمہاری غیرت ختم ہو گئی ہے؟

اے عزیزو! جب ہم نجات پا چکیں، تو اپنے ضمیر کے اطمینان کے لیے ضروری ہے کہ خدا کے کلام کو تحقیق سے پڑھیں تاکہ مسیح کی مرضی جان سکیں، اور ہر بات میں، جہاں تک مقدور ہو، اُس کی رضا پوری کریں۔ تم لاعلمی میں غلطی کر سکتے ہو اور یہ نہ جانتے ہو کہ تم خلاف ورزی کر رہے ہو۔ یہ گناہ ہے، اور ایسا گناہ ہے جس کے بارے میں مسیح نے کہا کہ ایسے شخص کو تھوڑی مار پڑے گی۔ لیکن جب کوئی جاننا ہی نہ چاہے کہ اُس کا خداوند کیا چاہتا ہے، بلکہ اُس کو غیر اہم سمجھے، "تو ایسی ضد کے لیے خداوند نے خود فرمایا کہ" وہ نوکر زیادہ مار کھائے گا۔

خدا ہمیں اُس ملامت اور اُس سزا سے بچائے! کبھی کسی آیتِ مقدس کو ہنسی میں نہ اڑاؤ۔ کبھی یہ نہ سمجھو کہ جو حق تمہارے زمانہ کے لوگوں کو چھوٹا دکھائی دیتا ہے، وہ اُس کی نگاہ میں بھی معمولی ہے جو ہر زمانے پر حاکم ہے۔ جو اہرات گھسنے والے کی دکان کا جھاڑو بھی قیمتی ہوتا ہے۔ تو پھر کلیسیا کے ہر عضو کو اُس حق کے ہر ذرے کی حفاظت کتنی زیادہ کرنی چاہیے! چھوٹی غلطیاں ہی وہ بیج ہیں جن سے بڑے بڑے گمراہ کن عقیدے جنم لیتے ہیں۔ جتنا زیادہ ہم میں مسیح کی مرضی کے مطابق ہم آہنگی ہوگی، اتنا ہی اُس کی کلیسیا میں بھی اتحاد قائم ہوگا۔

اتحاد اس میں نہیں کہ ہم ایک دوسرے کی خطاؤں کی توثیق کریں، بلکہ اس میں ہے کہ ہم باہم مل کر خداوند کے احکام کو قائم رکھیں۔

اُو ہم ایمان سے سنیں۔ بعض لوگ شک و خوف سے متکلف پریشان رہتے ہیں اور کچھ تو اُن کو ایمان کی علامت اور پاکیزہ دل کی دلیل سمجھتے ہیں۔ فلسفہ والے کہتے ہیں کہ شک کرنے میں ایمان زیادہ ہے بنسبت اُس کے جو خدا کے کلام کو سچ مانے۔ ایسی فضول باتیں نقل کرنا بھی میرے لیے بیزاری کی بات ہے۔ حیرت ہے کہ یہ بکواس کسی وقت قبولیت پاتی ہے۔ آج کل کے شک کرنے والوں کو ہمیشہ یہ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایماندار ہیں، کیونکہ اُن کے شکوک کی دیانتداری پر بہت شک ہے۔

پھر کچھ مسیحی ایسے بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ شک کرنا بڑی خاکساری ہے اور ایمان کی تکمیل کو گستاخی یا بے ادبی جانتے ہیں۔ اُن کی گفتگو کے لہجے سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کا وعدہ اُس کے لیے ہے جو شک کرے اور ہچکچائے، نہ کہ اُس کے لیے جو ایمان لائے اور بیتسمہ پائے اور نجات پائے۔

نیا جنم اُن کی نظر میں ایسا بھاری مضمون ہے کہ اُن کو ڈر سے لبریز کرتا ہے، امید سے نہیں۔ لیکن اے بھائیو! اُن کے یہ مریضانہ خیالات سب خطا ہیں۔ جو کچھ مسیح نے فرمایا ہے، وہ حق ہے۔ ناقابلِ خطا حق۔ وہ ہنسی میں اڑانے کے لیے نہیں، بلکہ پورے بھروسے سے قبول کرنے کے لیے ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اُس کے لبوں سے جو تعلیم، تسلی اور وعدہ صادر ہو، اُسے مان لیں۔

اُو ہم اُسے توقع سے سنیں، پوری امید کے یقین کے ساتھ کہ جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے۔ خصوصاً دعا کے معاملہ میں پختہ یقین سے امید رکھیں کہ وہ ہماری سننے گا۔ کیا کبھی تم نے خود کو یہ کہتے ہوئے نہیں پکڑا کہ تم نے دعا کا جواب پایا اور تمہیں بڑا تعجب ہوا؟ اگرچہ یہ اچھی بات ہے کہ تم خدا کے کاموں کی گواہی دو، لیکن کیا یہ درست ہے کہ تم اُس پر تعجب کرو کہ اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا؟ کیا یہ بات خدا کے فرزندوں کو عجیب لگنی چاہیے کہ اُن کا باپ اپنا کلام پورا کرے؟ کیا اُس کے فرمان اتنے مشتبہ ہیں کہ جب وہ پورے ہوتے ہیں تو ہم حیران رہ جائیں؟

ایسا نہ ہو، اے محبوبو! بلکہ اُس بڑھیا کی طرح کہو جس نے جب ایک نوجوان ایماندار کی دعا کا جواب سنا اور اُس کی حیرت سنی، تو کہا: "نہیں، یہ تو اُسی کا طریقہ ہے۔" کیونکہ اُس کا دستور ہے کہ اپنا کلام پورا کرے، لہذا اُسے ہم ہمیشہ توقع سے سنیں۔

اور اے عزیزو! میں تمہیں خدا کے روح کی قوت سے تاکید کرتا ہوں کہ ہمیشہ مسیح کو اطاعت سے سنو۔ ایک سننے کا طریقہ ایسا ہے جو نہ سننے سے بھی بدتر ہے۔ کون اتنا بہرا ہے جتنا وہ جو سننا ہی نہیں چاہتا؟ یا سننے اور ماننے بھی نہیں؟ کتنی بار

خُداوند نے تمہیں پکارا اور تم اُس کے پاس نہ آئے؟ اُس نے بہت سکھایا اور تم نے کچھ نہ سیکھا۔ اُس نے بار بار نصیحت کی اور تم ہلے نہیں۔ اُس نے بار بار خبردار کیا اور تم نے کچھ خیال نہ کیا۔

اوہ! کاش ہم اُس کی فرمانبرداری کریں—فوراً اطاعت کریں، دل کی صفائی سے اطاعت کریں، ہر امر میں اطاعت کریں—اُس کی مرضی کو جاننے میں بے تاب رہیں تاکہ اُس کی رضا کو بجا لائیں۔ کاش میں اُس کارک کی مانند بن جاؤں جو پانیوں پر ہر جھونکے اور ہر موج کی حرکت کو محسوس کرے—نہ کہ اُس بھاری جہاز کی طرح جس کو حرکت دینے کے لیے طوفان چاہیے۔

خُدا کرے ہم مسیح کی مرضی کے لیے اتنے حساس ہوں جیسے عکاسی کا حساس تختہ جو تصویر کے گزرنے پر اُس کو فوراً پکڑ لیتا اور ہمیشہ کے لیے ثبت کر لیتا ہے، تاکہ جب یسوع مسیح کی کامل صورت ہماری جان پر جلوہ کرے، تو وہ ہم پر ایسے ثبت ہو کہ کبھی محو نہ ہو۔

اوہ! میرے عزیز بھائیو اور بہنو، اس پر غور و فکر کرو گہرے دھیان سے۔ تنہائی میں اس کے لیے دعا کرو۔ اپنے آپ سے پوچھو، کیا ہم سب اسی طرح خُداوند یسوع مسیح کی سن رہے ہیں؟ اُو نزدیک سے جانچیں—واضح لفظوں میں پوچھیں—کیا تم میں سے کوئی اپنے خُداوند کی مرضی کو برابر نظر انداز کرتے ہوئے زندگی گزار رہا ہے؟ اگر ایسا ہے تو تم ناخوش ہو، میں جانتا ہوں تم خوش نہیں ہو سکتے جب تک تم اکر اپنے آپ کو اُسے نہ سونپو۔ خادم کا صحیح مقام اور کیا ہے، سوائے اس کے کہ وہ اپنے مالک کے اشارہ اور حکم کا منتظر رہے؟ تم مسیح کی شیرینی کہاں پاؤ گے سوا اس کے کہ اُس کو اپنا خُداوند جانو اور اپنی جان کو اُس کی وفاداری میں دے دو؟

پس خُدا سے فریاد کرو کہ ماضی کی خطاؤں سے تمہیں پاک کرے۔ اُس کی مدد مانگو کہ تمہاری اطاعت کامل ہو، اب اور آئندہ دنوں میں بھی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہماری اطاعت سے ہم نجات نہیں پاتے، ہم پہلے ہی اُس کی اطاعت سے نجات پا چکے ہیں۔ لیکن اُس نام کی محبت کے سبب، جس پر ہم فخر کرتے ہیں، جو کچھ ہمارا فائدہ تھا، اُسے ہم نقصان سمجھتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ اپنی جانوں کو اُس کے حضور زندہ قربانی بنا کر پیش کریں، اور یہی ہماری معقول خدمت ہے۔ یوں ہم اُس کی سنیں۔

میں تم سے، جو ہفتہ بہ ہفتہ میری بات سنتے ہو، عاجزی سے درخواست کرتا ہوں کہ میری کسی بات کو اپنا ایمان نہ بناؤ، جب تک تم اُسے اُس کے کلام سے ثابت نہ کر لو۔ اگر میرے کسی نظریہ کی کوئی سند نہیں سوائے میری اپنی رائے کے، تو میں چاہوں گا کہ وہ تمہاری یاد سے محو ہو جائے، اور وہ خس و خاشاک کی مانند ہوا میں اڑ جائے۔ تمہاری جان اُس سچائی پر قائم ہو جو یسوع میں ہے۔ "اُس کی سنو!" جو کچھ وہ کہے، بے چون و چرا قبول کرو۔ یہی تمہارا پہلا اصول اور آخری انجام ہو—تمہارا بھروسہ بھی یہیں سے شروع ہو اور تمہاری تمام بحثوں کا خاتمہ بھی اسی پر ہو۔

اگر مسیح کی تعلیم تمہیں ہماری رفاقت سے باہر لے جائے، یا اُس جماعت سے جدا کر دے جہاں تم اب ہو، تو پروا نہ کرو—بس اُس کی پیروی کرو۔ اگر یسوع تمہیں سیلابوں یا شعلوں سے لے چلے، تو اُس کی رہنمائی کے پیچھے بڑھو۔ اتنے سادہ دل نہ بنو کہ جو خیال صرف جسم سے پیدا ہوں اُن کے پیچھے چل پڑو۔ لوگوں کی رائے کے رُخ بدلنے پر بار بار مت بدلو۔ ہوا کی چکی اپنے دماغ میں مت بٹھاؤ۔ اچھی طرح پڑھو، دھیان سے نشان لگاؤ، سیکھو، اور دل میں اُتارو۔

اگر تم نے یوں کیا، اور اس دنیا میں تمہارے سوا اور کوئی اُس سچائی کا قائل نہ ہو جو مسیح نے سکھائی، تو اور بھی زیادہ شدت سے اُس پر ایمان رکھو۔ اس بات پر دکھ تو کرو کہ اُس کی بے حرمتی ہوتی ہے کیونکہ اتنے لوگ جہالت یا گمراہی میں ہیں، لیکن خود اُس کی عزت یوں کرو کہ اُس سچائی کو مضبوطی سے تھامو جسے اور لوگ نظر انداز کرتے یا حقیر جانتے ہیں۔

بائبل، اور صرف بائبل ہی پروٹسٹنٹوں کا دین ہے، "چلنگ ورتھ" نے کہا تھا اپنی اُس مشہور رائے میں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ یہ "عملاً سچ نہیں۔ حالانکہ یہ سچ ہونا چاہیے، اور اگر ہم مسیح کے سچے ہوتے تو یہ ضرور سچ ہوتا۔ یہ تمام مسیحی دنیا کا اقرار شدہ دین ہے۔ خُدا کا کلام جب ابدی روح کے ذریعہ دل میں اُترتا ہے تو ہمارے لیے وہی مسیح کی آواز بن جاتا ہے، اور ہم اُسے سننا چاہتے ہیں۔ خُدا ہمیں قوت دے کہ اُسے سنیں۔

ایک اور سوال باقی ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے

#### IV

۔ کب؟



کب ہم اُس کی سنیں؟ جواب یہی ہوگا: ہمیشہ! جب تم اپنی مسیحی زندگی شروع کرو، اُس وقت سنو۔ "سنو، اور تمہاری جان زندہ رہے گی۔" ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا خُدا کے کلام سے۔ "اُس کی سننا ہی جان کو زندہ کرتا ہے۔ وہ فرماتا ہے: "اپنا کان لگاؤ اور میرے پاس آؤ، سنو، اور تمہاری جان زندہ رہے گی۔"

اور جب ہم نے اُس میں زندگی پا لی ہو، تب بھی سننا ترک نہ کریں۔ ہمیں مسلسل اُس سے سیکھتے رہنا ہے۔ ہم کبھی اتنے دانا نہ ہوں گے کہ اُسے استاد نہ سمجھیں۔ ہم کبھی اتنے تجربہ کار نہ ہوں گے کہ اپنی راہ خود ڈھونڈ لیں اور اُس کی رہنمائی کے محتاج نہ رہیں۔ ہمیں اُس کی سننے کی ضرورت بڑھاپے تک، جب ہمارے بال سفید ہو جائیں اور ہماری عمر عزت والی ہو، باقی رہے گی۔ اور جب ہم پردن کے کنارے کھڑے ہوں گے اور ہمارے قدم اُس پاک سرزمین کی سرحد پر ہوں گے، اُس وقت بھی، اے بھائیو، ہمیں اُس کی سننی ہوگی۔

پھر دریا کے اُس پار بھی اُس کی آواز ہمیں خوش آمدید کہے گی۔ ہم ہمیشہ اُس کی سنیں گے اوپر آسمانوں میں۔ مگر سب سے بڑی بات—بڑی اس لیے کہ وہ ہمارے حال اور ہمارے ابدی مقدر پر بہاری ہے—یہ ہے کہ ہم ابھی اُس کی سنیں۔ "آج اگر تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دل سخت نہ کرو، جیسا کہ اشتعال میں ہوا، آزمائش کے دن بیابان میں، جب تمہارے باپ دادا نے مجھے "آزمایا، مجھے پرکھا اور میرے کام چالیس برس دیکھے۔"

خُدا ہمیں فضل دے کہ ہم اب اُس کی سنیں۔ اگر ہم اُسے اب اُس کی رحمت کی آواز میں نہ سنیں تو کل وہ ہمیں یہ نہ کہے: "میں نے تجھے کبھی نہیں جانا۔" وہ بولناک سماعت ہوگی جب فرمایا جائے گا: "مجھ سے دور ہو جاؤ، اے بدکاری کرنے والو!" اُس خوفناک کلام کی گرج ابدی ہوگی۔ خُدا اپنی بے پایاں رحمت سے ہمیں اُس بولناک فیصلے کی سماعت سے بچائے اور ہمیں اب اُس نجات دہندہ کی خوش آمدید سننے کی توفیق دے۔

اور کیا تم نہیں سمجھتے، اے عزیزو، کہ یہ کیسا اچھا ہوگا اگر ایمان والے روزانہ کوئی خاص وقت مسیح کی سننے کے لیے مقرر کریں؟ کیا تم ایک دن میں پندرہ منٹ نہیں نکال سکتے کہ دیکھو خُداوند کیا فرماتا ہے؟ لندن کے شور و ہنگامے میں جب ہر طرف ٹریفک کا غلغلہ ہو تو شیریں گھنٹیوں کی آوازیں بھی دب جاتی ہیں، مگر جب سب آوازیں تھم جائیں تو وہی نغمہ دلکش لگتا ہے۔

اسی طرح ہمیں دن بھر دنیا کا ہجوم اور شور سنتے سنتے کان بھر جاتے ہیں۔ اگر ہم مسیح کی آواز سننا چاہتے ہیں تو کبھی تنہائی میں جا بیٹھیں اور خاموشی کریں۔ یہی بہترین تجارت ہے جو انسان کر سکتا ہے—اسی میں سب سے بڑی دولت ملتی ہے۔ وہ شخص غریب ہی رہے گا جو کچھ وقت روزانہ نہ نکالے کہ کلام مقدس کی تحقیق کرے، خُدا کے نزدیک آئے، دعا اور نگرانی میں وقت گزارے۔

حتیٰ کہ عوامی دعا کی مجالس بھی نجی دعا کے بعد ہونی چاہئیں۔ میں کہوں گا: "یہ کرنا چاہیے تھا، لیکن دوسرے کو بھی ترک نہ کرنا چاہیے۔" دونوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اکثر صبح کو اگر کلام مقدس کی ایک آیت زیر زبان رکھ لو تو وہ پورے دن تمہارے منہ کو میٹھا، سانس کو خوشبودار اور دل کو شاداب رکھے گی۔

اور رات کو جب تھک جاؤ، تو وہی آیت تمہاری نیند کو سکون دے گی اور خوابوں کو بھی خوشگوار کر دے گی، اگر کسی وعدہ میں محبوب کے لبوں سے بوسہ پا لو، خُدا کے کلام کی کسی قیمتی آیت میں۔

اُس کی سنو!" اے میرے بھائیو، "اُس کی سنو!" خُداوند تمہارے کان کھولے کہ تم سنو، اے تم جو کبھی نہ سنے۔ اور تم جو بار بار "سنے ہو، تم اور زیادہ سنا کرو، اور اور زیادہ قریب سے سنا کرو، یہاں تک کہ وہ تم سے کہے: "اوپر آ جا،" اور تم اُس کی خوشی میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ خُدا ہم سب کو یسوع مسیح کی خاطر برکت دے۔ آمین۔